

81994 - عورتوں کی مشابہت کرنے کی محبت میں مبتلا شخص

سوال

دینی امور کا التزام اور نفل و نوافل کا خیال رکھنے، اور حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والا شخص بچپن سے ہی ایک بیماری کا شکار ہے، کہ وہ عورتوں جیسا لباس پہن کر اپنی خواہش پوری کرنے کا عادی ہے، کیا وہ اس فعل کی بنا پر گنہگار ہے ؟

دین کا التزام کرنے کی بنا پر بالفعل وہ اس بیماری سے رک گیا، لیکن ابھی تک اس کی سوچ عورتوں کے ماتحت ہے اور ان سے مشابہت اختیار کرنے کے ساتھ منی یا مذی خارج ہونے کا امکان بھی ہے، تو کیا اس سے گناہ ہو گا ؟

اور کیا بغیر انزال کے صرف افکار و سوچ سے بھی گناہ ہوتا ہے ؟

اور اگر اس کا حل شادی ہے تو کیا وہ اپنی بیوی کو بتا دے، یا اگر بیوی موافق ہو تو کیا اس کے ساتھ مشابہت وغیرہ کر سکتا ہے ؟

آپ سے گزارش ہے کہ تفصیلی جواب دیں، اللہ کی قسم کتنی بار وہ اس سے توبہ کر چکا ہے، لیکن اس کا نفس پھر غالب آ جاتا ہے، اور غالباً وہ شہوت اس میں صرف کر رہا ہے، ہمیں معلومات فراہم کریں، اللہ کی قسم مجھے اپنے دین کا خطرہ پڑ گیا ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ہماری شریعت میں مردوں کا عورتوں سے اور عورتوں کا مردوں سے مشابہت کرنا حرام ہے، بلکہ اس کی بہت سخت ممانعت آئی ہے، حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان افراد پر لعنت فرمائی ہے جو فطرت کی مخالفت کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں میں سے عورت بننے والے مردوں اور عورتوں میں سے مرد بننے کی کوشش کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال کر دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5885)۔

بلاشك و شبه مرد كا عورت اور هيچڙا بننے كے سب سے زياده واضح مظهر ميں مرد كا عورتوں جيسا لباس پھنا اور عادات و حركات ميں عورتوں كى تقليد كرنا هے.

ابو هريره رضى الله تعالى عنه بيان كرتے هیں كه:

" رسول كريم صلى الله عليه وسلم نے عورت جيسا لباس پھنے والے مرد اور مرد جيسا لباس پھنے والى عورت پر لعنت فرمائى "

سنن ابو داود حديث نمبر (4098) علامه البانى رحمه الله نے صحيح ابو داود اور امام نووى رحمه الله نے المجموع (4 / 469) ميں اسے صحيح قرار ديا هے.

اور عائشه رضى الله تعالى عنها بيان كرتى هیں كه:

" نبى كريم صلى الله عليه وسلم نے عورتوں ميں سے مرد بننے والى عورت پر لعنت فرمائى "

سنن ابو داود حديث نمبر (4099) امام نووى رحمه الله نے المجموع (4 / 469) ميں اسے حسن اور علامه البانى رحمه الله نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا هے.

مناوى رحمه الله كهتے هیں:

" اس حديث ميں جيسا كه امام نووى رحمه الله كهتے هیں: مردوں كا عورتوں سے مشابھت اختيار كرنے كى حرمت پائى جاتى هے، اور اسى طرح اس كے برعكس عورتوں كا مردوں سے مشابھت اختيار كرنے كى حرمت بهى؛ كيونكه جب لباس ميں مشابھت اختيار كرنى حرام هے، تو پھر حركات و سكنات اور اعضاء ميں تصنع اور بناوٹ اور آواز ميں مشابھت اختيار كرنا بالاولى حرام اور قبيح هے.

اس ليے مردوں كے ليے عورتوں كے ساتھ اور اس كے برعكس عورتوں كے ليے مردوں كے ساتھ مشابھت اختيار كرنا حرام هے، بلكه اس فعل كى سزا ميں لعنت هونے كى بنا پر ايسا كرنے والا فاسق هو جائىگا " انتهى.

ديكھيں: فيض القدير (5 / 343).

جب يه ثابت هو چكا تو هميں يه علم هوا كه اس قسم كے " هم جنس پرستى " عمل اور فعل شريعت ميں حرام هے، بلكه يه كبيره گناه ميں شامل هوتا هے، اس ليے نه تو يه عمل خود كيا جا سكتا هے اور نه هى اپنى بيوى كے ساتھ ايسا كرنا جائز هے؛ كيونكه جب فطرت پر الله تعالى نے لوگوں كو پيدا كيا هے اس كى مخالفت كا نتيجه هلاك و خرابى اور فساد كے علاوه كچھ نهيں.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مرد میں مردانگی کی وہ صفات پیدا کی ہیں جو عورتوں کے لباس کا متحمل نہیں ہیں، اور نہ ہی عورتوں جیسے اعمال کی مشابہت اختیار کرنے کا متحمل ہیں۔

بلاشك و شبه جو شخص ہیجڑا پن اختیار کرنا چاہتا ہے، بلکہ وہ اس سے خوش ہوتا اور تفریح حاصل کرتا ہے، اور اسے اپنی خواہش پوری کرنے کا ذریعہ اور حق محسوس کرتا ہے، یقیناً وہ ان مریضوں میں شامل ہوتا ہے جنہیں ڈاکٹروں نے ہم جنس پرستی کا مریض شمار کیا ہے، اور وہ اسے "fetish" کا نام دیتے ہیں، اور اس طرح کی حالت کے علاج کے لیے ان کے پاس کئی قسم کے عملی اور سلوکی پروگرام ہیں جو ایسے مریضوں کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔

اس مرض میں مبتلا شخص کو چاہیے کہ وہ نفسیاتی مرض کے ڈاکٹر کے پاس جا کر چیک اپ کروانے میں کوئی شرم محسوس مت کرے، تا کہ وہ اس بیماری کے علاج کی نگرانی کر سکے۔

ہم تو صرف یہی کر سکتے ہیں کہ اسے اللہ کی یاد دلائیں، اور اس برے وسوسے سے چھٹکارے کے لیے دینی مانع اور رکاوٹ کو ایجابی اور مؤثر عامل بنائیں، اور اسے ہیجڑوں پر اللہ کی ناراضگی کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے، اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کے حالات کا خوب علم رکھتا ہے، اور یہ دنیا چند دنوں کی زندگی ہے جو بہت ہی جلد بذاتہ ختم ہو جائیگی، اور بندے کے عمل اور آخرت کے لیے کوشش ہی باقی رہے گی۔

اور ہم اسے یہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مدد مانگے اللہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے، اور پھر جب بندہ اپنی دعاء میں سچائی و صدق اور اخلاص پیدا کرے اور اللہ کے سامنے گڑگڑائے اور التجاء کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے صدق کی بنا پر اس کی دعا قبول کرتا اور اس کی مشکل و شکایت کو دور کر دیتا ہے، لیکن دعاء میں صداقت کے لیے صدق اسباب ضروری ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ کوشش و صبر اور حرص بھی کرنی چاہیے تا کہ مکمل شفایابی تک پہنچا جا سکے، اور اس حرام اور بری عادت سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے، اور اسے اس کوشش و صبر کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب حاصل ہو گا۔

اس بیماری اور میلان نسوانی سے چھٹکارا حاصل کرنے کا سب سے بہتر علاج شادی ہے؛ جو سلیم اور حلال جنسی تعلقات قائم کرنے کا دروازہ کھولتی ہے، اس شادی کے انتظار کے لیے اسے اپنے اوقات کو عبادات اور فائدہ مند عادات میں گزارنا چاہیے تا کہ اس کا نفس خواہش اور شہوات سے بچ سکے۔

اور اس کے ساتھ ساتھ اسے روزے رکھنے کی حرص و کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ روزہ ایک ایسی چیز ہے تو ارادہ کو کنٹرول کرتا ہے، اور پھر اسی سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے:

"اور جو کوئی شادی کی استطاعت نہ رکھے تو اسے روزہ رکھنا چاہیے، کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال اور بچاؤ ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1905) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400) .

اور اس میں سب سے اہم اور ممد و معاون اشیاء میں حدود اللہ اور اللہ کے احکام کا خیال رکھنا، اور لوگوں کے ستر دیکھنے سے اپنی نظر کو محفوظ رکھنا، اور اپنے آپ کو شہوات کی تمنا کرنے سے روکے رکھنا شامل ہیں، کیونکہ حرام چیز کو دیکھنا ہی سب سے بڑی مصیبت ہے، اور یہی چیز انسان کو بری عادات کی طرف لے جاتی ہے، جو بعض ہم جنس پرست دیکھتے ہیں۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کیونکہ نظر بہت خطرات پیدا کرتی ہے، پھر (حرام دیکھنا) سوچ میں خطرات پیدا کرتی ہے، اور شہوت کی سوچ بھی لاتی ہے، اور پھر اس کے بعد اراد شہوت کو پیدا کرتی ہے، اور پھر یہ قوی ہو کر پختہ عزم بن جاتی ہے، جس کی بنا پر برا فعل واقع ہو جاتا ہے، اور کوئی ایسی چیز ضرور ہونی چاہیے جس سے کوئی مانع ضرور ہونا چاہیے، اسی سلسلہ میں کہا گیا ہے:

نظریں نیچی رکھنے پر صبر کرنا، اس کے بعد پہنچنے والی تکلیف سے زیادہ آسان ہے " انتہی۔

دیکھیں: الجواب الکافی (106) .

اور یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ اس قسم کی ہم جنس پرستی کا سوچنا لازم اور ضرور اس پر عمل کرنے کی طرف لے جاتا ہے، اس لیے اسے ایسی سوچ سے دور رہنا ضروری ہے، بلکہ وہ اپنی اس لذت کو مباح طریقہ سے اپنی بیوی سے حاصل اور پوری کرے اور اسے اس بری عادت کے ساتھ پوری کرنے پر معلق نہیں رکھنا چاہیے، کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے، اور بلاشک و شبہ سب سے زیادہ اور پوری لذت وہی ہے جو اس فطرت کے موافق ہے جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی صحیح راستے کی طرف راہنمائی فرمائے۔

واللہ اعلم .